ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت رمضان المبارک

وقت 5-7منٹ

رمضان اور کسوف و خسوف کا نشان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَخَسَفَ الْقَمَرُO وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُO(القیامۃ:10-9)

کہ چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند کو جمع کر دیا جائے گا۔

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

معزز سامعین! آج مجھے رمضان کی مناسبت سے کسوف و خسوف کے نشان پر گفتگو کرنا ہے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بہت سے نشانات اور علامات میں سے ایک نشان ماہِ رمضان میں چاند گرہن کی مخصوص تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی 13 رمضان کو اور سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی 28 رمضان کو گرہن کا لگنا ہے اور یہ دونوں گرہن ایک ہی رمضان میں ہوں گے۔مُدّعیٔ مہدویت بھی موجود ہو گا۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مہدی کو بڑے ہی پیار سے اپنا مہدی کہہ کر فرمایا۔

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ

(سنن الدّارقطنی کتاب العیدین باب صفة صلوة الخسوف والکسوف وھیئتُھا)

کہ ہمارے مہدی کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینے میں چاند (اپنے گرہن کی مقررہ راتوں میں سے) پہلی رات کو گہنایا جائے گا اور سورج کو (اس کے گرہن کے مقررہ دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن ہو گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ نشان کبھی کسی مامور کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔

سنن دار قطنی میں مذکورِ اس حدیث میں چاند اور سورج گرہن کے رمضان المبارک میں ایک مخصوص اجتماع کی خبر دی گئی ہے۔زبردست تائیدِ اس بات سے ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں سورۃ القیامۃ میں بھی گرہن کا ذکر ملتا ہے۔ جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز پر ترجمہ کے ساتھ کر آیا ہوں۔

یہ پیشگوئی کسی مُنَجِّم یا نجومی کی نہیں بلکہ سرورِ کونین فخرِ موجودات سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ حضرت آدم سے لے کر آج تک کبھی کسی نے ایسی پیشگوئی نہیں کی۔ چاند اور سورج گرہن کے متعلق کچھ معلومات و سائنسی حقائق کا تبادلۂ خیالات ہو جائے۔

چاند گرہن اُس وقت رونما ہوتا ہے جب زمین، چاند اور سورج کے درمیان اِس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرتا ہے تو چاند گرہن ہوجاتا ہے اور سورج گرہن اُس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج کے آگے اِس طرح آجائے کہ وہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے۔ گرہن کے ہونے کے لیے ضروری ہے کہ سورج، چاند اور زمین تینوں ایک لائن میں ہوں یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ مہدی کی صداقت کے لیے مخصوص تاریخوں اور بعض شرائط کے تحت چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی پر آج چودہ سو سال بیت چکے ہیں۔ اِس عرصے میں ہزاروں چاند اور سورج گرہن ہو چکے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا تعلق تو چاند اور سورج گرہن کے ایک ایسے اجتماع یا جوڑے سے ہے جو اُس وقت ظاہر ہو گا جبکہ ایک مُدّعیٔ مہدویت موجود ہو گا۔ پھر یہ گرہن ایک ہی رمضان کے مہینے میں ہوں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اِس اجتماع کا پہلا گرہن چاند کی راتوں میں سے پہلی رات کو ہو گا۔ دوسرا گرہن سورج گرہن کے مقررہ دنوں میں سے درمیانے دِن کو ہو گا۔ گرہن تو معمول کے مطابق ہوتے رہتے ہیں مگر گرہنوں کا یہ اجتماع ایک مدّعی (مہدی) اور مامور کی صداقت کے طور پر آسمانی شہادت ہو گی اور جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے یہ گرہن بطور نشان صرف ایک مُدّعی مہدویت کے لیے ظاہر ہوں گے۔ ہیئت دانوں کی اصطلاح میں چاند گرہن قمری مہینہ کی 13، 14 اور 15 کو جبکہ سورج گرہن 27، 28 یا 29 تاریخوں میں کسی تاریخ کو ہی ممکن ہے۔ اس اعتبار سے مہدی کی صداقت کے لیے ظاہر ہونے والے چاند گرہن نے چاند کی 13 ویں اور سورج گرہن نے 28 رمضان کو ہونا تھا۔

ماہرین فلکیات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے آج تک ماہِ رمضان کے مہینہ میں وقوع پذیر ہونے والے گرہنوں کے اجتماع کی تعداد 109 ہے اور تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں مختلف ممالک میں مختلف مقامات پر اور مختلف ادوار میں کئی مدّعیانِ مہدویّت ہوئے یا کئی لوگ کسی نہ کسی رنگ میں مہدی کہلائے اور بعض ایسے بھی ہوئے جن کی زندگیوں میں رمضان میں سورج چاند گرہن بھی ہوئے۔ البتہ اُن میں سے سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے اور کوئی مُدّعیٔ مہدویّت ایسا نہیں ہوا جس کی تائید و نصرت کے لیے مقررہ شرائط کے مطابق سورج چاند گرہن ظاہر ہوئے ہوں اور اُس نے اُن کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا ہو۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان فرمایا:

”اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہو گئی اور میرے دعویٰ کے وقت رمضان کے مہینہ میں اِسی صدی یعنی چودھویں صدی 1311 ہجری میں خسوف و کسوف ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلك“

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 132)

سامعین! یہ بات بھی نوٹ کرنے والی ہے کہ چاند گرہن زیادہ وسیع علاقے سے نظر آتا ہے اور سورج گرہن کم علاقے سے۔ لہٰذا کسی معین جگہ سے چاند گرہن زیادہ نظر آتا ہے بہ نسبت سورج گرہن کے۔ ماہرین فلکیات نے جن چاند سورج گرہنوں کا ذکر کیا ہے۔ پورے کرّہ ارض پر کسی بھی گرہن کا دیکھا جانا ممکن ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس چاند سورج گرہن کی کچھ تفصیلات بیان کی جائیں جن کے وقوع پذیر ہونے سے ہستی باری تعالیٰ پر ایمان اور زیادہ پختہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔

اوّل: چاند اور سورج گرہن کے یہ عظیم الشان نشان اُس وقت ظاہر ہوئے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے طور پر مدّعی تھے۔

دوم: جب یہ گرہن ہوئے تو اُس وقت روئے زمین پر مہدی معہود ہونے کا مدّعی بجز آپؑ کے اور کوئی نہیں تھا۔

سوئم: یہ دونوں گرہن ایک ہی رمضان میں ہوئے۔

چہارم: چاند گرہن 13/ رمضان المبارک 1311 ہجری بمطابق 21/ مارچ 1894ء عیسوی بروز شنبہ (بدھ) سرِ شام بوقت 7 بجے سے لے کر 9 بجے بعد مغرب ظاہر ہوا۔

پنجم: سورج گرہن 28/ رمضان المبارک 1311 ہجری بمطابق 6/ اپریل 1894ء عیسوی بروز جمعۃ المبارک نصف النہار کے قریب 9 بجے سے 11 بجے دن ظاہر ہوا۔

ششم: ان گرہنوں کو ایک مُدّعیٔ مہدویت نے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا۔

سامعین! مذکورہ بالا اوصاف کے حامل گرہن جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے صرف ایک مُدّعیٔ مہدویت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے لیے ظاہر ہوئے ہیں۔ اِس طرح نہ صرف حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ظاہر ہو گئی بلکہ جس کے زمانہ میں یہ گرہن ظاہر ہوئے اُس کی سچائی پر مُہرِ تصدیق ثبت کر گئے۔

یہ ایک عظیم چیلنج ہے۔ روئے زمین پر بسنے والا کوئی شخص آج تک اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا اور نہ قیامت تک قبول کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ کا پُر شوکت اعلان سنیے اور اس بات کی گواہی دیجیے کہ آپؑ ہی مہدی آخر الزّمان ہیں۔ جن کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ وابستہ ہے۔

فرمایا:

''ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف وخسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسلِ انسانی دُنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف وخسوف صرف میرے زمانہ میں صرف میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اُس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں کسوف وخسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اُس نے اِس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو...پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف وخسوف ہو چکا ہے۔ اس کے ذمّہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدّعی مہدویت کا پتہ دے۔ جس نے اس کسوف وخسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیے اور صرف اسی صورت میں ہو گا کہ ایسے مدّعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دار قطنی کی مقررہ کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچّائی کا نشان ہے۔ غرض صرف کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اِس سے بحث نہیں۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23 حاشیہ صفحہ 329-330)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانے میں پیش کر سکتے ہو؟ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور پھر اس کے زمانے میں رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوا۔ جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو۔ اور تمہیں ایک ہزار روپے انعام ملے گا۔ اگر ایسا کر دیکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو اور مَیں خدا تعالیٰ کو اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔''

(نور الحق حصّہ دوم، روحانی خزائن جلد8 صفحہ 212)

1894ء کے رمضان المبارک میں ظاہر ہونے والا سورج اور چاند گرہن مُدّعِ مہدویّت کے مقام قادیان بھارت سے نظر آ کر اُس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیں کہ مشرقی کرّہ ارض پر ان گرہنوں کے ظہور کے بعد اگلے سال 1895ء میں بھی رمضان کے مہینے میں ہی ان گرہنوں کا ظہور ہوا۔ گو کہ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے۔ مگر زمین کے مغربی نصف کرّہ کے بعض علاقوں سے دیکھے گئے۔ چاند گرہن 11/مارچ 1895ء عیسوی کو ہوا اور سورج گرہن 26/مارچ 1895ء کو ہوا۔ اتّفاق کی بات ہے کہ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں رمضان کی تاریخیں 13/ اور 28/ تھیں۔ یہ گرہن جو کہ ایک لحاظ سے مغربی کرّہ ارض پر اتمامِ حجت کے لیے دوسری مرتبہ ظہور پذیر ہوئے۔ ان گرہنوں کے وقت بھی سوائے بانی سلسلہ جماعت احمدیہ کے اور کوئی مُدّعِ مہدویّت نہیں تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حقیقۃ الوحی میں دار قطنی کے حوالے سے حدیث اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانے میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے۔ اِسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اِس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 202)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ نے ماموریت کا دعویٰ 1882ء میں کیا تھا اور مسیح موعود ہونے کا 1890ء میں بہت سے لوگوں نے سورج اور چاند گرہن کے نشان کے بارے میں استفسار کرنا شروع کر دیا کہ یہ واضح نشانی پوری نہیں ہوئی۔ اب بندے کا تو اس میں کوئی عمل دخل نہیں کہ سیاروں کی حرکات کو قابو میں لا سکے اور گرہن لگوا سکے۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ صرف اپنے رب کے حضور جھکے اور دعائیں کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب نور الحق میں کسوف و خسوف پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے:

"پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 201)

"بلکہ اس کا یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں گرہن ہو۔ سو مطابق خبر واقع ہؤا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جو خیر المرسلین ہے"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 204)

سامعین! الغرض قادر خدا نے اپنی قدرت کا عظیم الشان نمونہ پیش کیا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے عاشقِ صادق کی صداقت بھرپور طور پر آسمان سے پیش کر دی اور پیشگوئی اپنی تمام شرائط کے ساتھ پوری ہوئی۔ رمضان کا مہینہ چاند کو پہلی رات کو اور سورج کو دوسرے دن میں۔ اسی طرح چاند کو شروع رات میں اور سورج کو نصف دن میں گرہن لگا۔ مدعی مہدویت موجود اور بڑے زور و شور سے اس نشان کو اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے پیش کیا۔ جیسا کہ آپ بڑی شان سے فرماتے ہیں:

"اِن تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشانی ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کا بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف وکسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو تیار تھے۔ اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ اُن کے دعوے کے ایّام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اُس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں؟۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں؟ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ وہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اِس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض مَیں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 142-143)

بہت سی پاک روحوں نے نشان آسمانی کو دیکھ کر حق کو شناخت کر لیا مگر افسوس! بہت سے بدقسمت ایسے بھی تھی اور اب بھی ہیں جو عقل کے اندھے ہیں اور گمراہی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

اس روشن نشان کے باوجود بعض لوگوں نے کچھ اعتراضات بھی کئے۔ مثلاً یہ کہ ایک ماہ میں گرہن تو پہلے بھی کئی دفعہ لگ چکا ہے۔ یہ کون سی نئی بات ہے۔ اسی طرح یہ کہ گرہن ملکِ شام یا ملکِ عرب میں کیوں نہیں لگا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اے بندگان خدا! فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلادِ عرب اور شام میں پیدا ہو اور اُس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمتِ الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اُس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 216)

بعض نے اِس حدیث کے راوی امام باقر پر مستند نہ ہونے کا اعتراض بھی کر دیا۔ اس واسطے یہ حدیث مشکوک ہے۔ اس الزام کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تردید کی اور وضاحت فرمائی:

"ماسوا اس کے جبکہ مضمون اس حدیث کا جو غیب کی خبر پر مشتمل ہے پورا ہو گیا تو بموجب آیت کریمہ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑا کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 134)

اپنی تصنیف نور الحق حصہ دوم کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"اے لوگو! تم قبول کرو یا نہ کرو بے شک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت پوری ہو گئی اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو پس خدا تعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہمارا اس باب میں آخری کام ہے اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور آخری دعا یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 255)

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پھر حضور علیہ السلام خسوف وکسوف کی کیفیت کو علمائے وقت کے کردار سے مناسبت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی شق القمر کی یہی حکمت تھی کہ جن کو پہلی کتابوں کے علم کا نور ملا تھا وہ لوگ اُس نور پر قائم نہ رہے اور اُن کی دیانت اور امانت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سو اس وقت بھی آسمان کے شق القمر نے ظاہر کر دیا کہ زمین میں جو لوگ نور کے وارث تھے انہوں نے تاریکی سے پیار کیا ہے اور اس جگہ یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ مدّت ہوئی کہ آسمان کا خسوف کسوف جو رمضان میں ہوا وہ جاتا رہا اور چاند اور سورج دونوں صاف اور روشن ہو گئے مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمسُ العلماء اور بدرُ العرفاء کہلاتے ہیں وہ آج تک اپنے کسوف خسوف میں گرفتار ہیں"

(انجامِ آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 295)

پس اِس نشان سے ظاہر ہے کہ قرآن اور اُس کی تعلیمات کا عَلَم اب جماعت احمدیہ کے پاس ہے اور تمام دیگر سلسلے اور فرقے زوال پذیر ہوں گے اور ہم احمدیوں کو رمضان کے ماہ میں بالخصوص قرآن کو حرزِ جان بنانا ہو گا اور اِس پیاری کتاب کی تعلیمات پر خود بھی عمل کرنا اور دوسروں سے کروانا ہو گا۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اس زمانے میں اس حکیم اور علیم خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ آخرین میں آپ کے مبعوث ہونے کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسیح و مہدی کے مقام و مرتبہ اور ایک خاص نشانی بتا کر اُمّت مسلمہ کو اسے قبول کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مسلمان اگر آنحضرتؐ کے اس پیغام کو غور سے اور صاف دل ہو کر پڑھیں اور سنیں تو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی مخالفت نہ کریں بلکہ اسے قبول کرنے کی طرف توجہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح کو نبی اور اپنے خلیفہ کا مقام عطا فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو بھی اس کا زمانہ پائے اسے میرا اسلام پہنچائے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 مسند ابی ہریرۃؓ حدیث نمبر 7957 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پھر آپ نے اپنے مہدی کے متعلق جو مسیح بھی ہے یہ نشانی بتائی جو سنن دار قطنی میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے (جو حضرت امام حسین کے پوتے امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور امام حسین کے پوتے تھے) کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن ہو گا اور سورج کو گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخوں کو گرہن ہو گا۔ اور فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔ (سنن دار قطنی کتاب العیدین باب صفۃ صلاۃ الخسوف و الکسوف و ہیئتہما حدیث 1777)

پس یہاں اس مقام کو بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غیر معمولی آسمانی نشانی کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنی شان کے ساتھ 1894ء میں پورا بھی ہوا۔ وہاں" لِمَهْدِيِّنَا "کہ"ہمارے مہدی کے لئے" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ فرمایا اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور یہ لفظ ہمارے مہدی کا استعمال کر کے اپنے پیار اور قرب کا اظہار فرمایا ہے۔

اس وقت مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی مسیح و مہدی آنے والا تھا اس کا ایک مقام تھا اور آنے کی نشانیاں بتائی گئی تھیں اور یہ نشانیاں ہمیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں نظر آتی ہیں اور ان کو دیکھ کر ایک سعید فطرت جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ آپ کا یہ جو مقام تھا اس میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کی تائیدات کا وعدہ کیا اور کس طرح آپ کو یہ ارفع مقام دینے کا آپ سے وعدہ فرمایا۔ یہ وعدہ اس زمانہ میں پورا ہوا جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آج تک یہ وعدہ اللہ تعالیٰ پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اگست 2009ء)

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

✡✡✡✡